خطوط ونکات

دہلی سے مولانا سید اخلاق حسین قاسمی کا مکتوب

گرامی قدر حضرت ڈاکٹر صاحب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ'

امید ہے کہ آنجناب اور دوسرے اعزّہ و احباب بخیر ہوں گے۔

آنجناب کو براہ راست فون پر زحمت دی' ایک معمولی کام کے لئے' معذرت خواہ ہوں' لیکن مدت کے بعد اسی بہانے سے چند منٹ ملاقات ہو گئی' غنیمت ہے۔ کیبل ٹی وی والے کبھی کبھی آپ کا درس قرآن سنا دیتے ہیں' وہ بھی ملاقات ہی ہے۔ اب ایک نجی کام سے پاکستان آنا ہے' ابھی وقت لگے گا' خدا کرے اس وقت تک ویزا کے ملنے میں کوئی سہولت ہو جائے' ورنہ تین ماہ لگتے ہیں۔ چکر لگاتے رہو' بڑے دھکے مکے کھانے کے بعد ویزا مل جاتا ہے۔

آپ کے بعض اہم تبصرے اور میثاق کے مضامین 'قومی آواز' میں شائع کراتا رہتا ہوں اور مقصد یہ ہے کہ دونوں ملکوں کے اندر صلح صفائی کے پہلو بھی سامنے آتے رہیں' ورنہ کش مکش تو انتہاء پر ہے۔ یہاں بابری مسجد کے بعد مسلم قائدین کی جو درگت بنی ہے بس شرم آتی ہے اس کا تذکرہ کرتے ہوئے۔ ناکامی ہو جاتی' کوئی شرم کی بات نہیں لیکن امام صاحب سے لیکر شہاب الدین صاحب تک پورے حلقۂ قیادت کے اندر جو شرمناک کمزوریاں کھل کر آرہی ہیں اور ایک دوسرے کی جس طرح نقاب کشائی کر رہا ہے وہ پوری ملت کے لئے باعثِ شرم ہو گیا ہے۔

بمبئی کانڈ سے فرقہ پرستی پر سکوت طاری ہو گیا تھا لیکن حکومت نے اس کے جواب میں' اسرائیل کا دورہ کرایا اور اس سے بھائیوں کے خلاف باتیں کہلوائیں جس سے مسلمانوں کے اندر کی خوشی خوف میں بدل گئی۔

پاکستان جو کچھ کر سکتا ہے وہ کر رہا ہے لیکن کشمیری مسلمان جس بے دردی کے ساتھ کچلا جارہا ہے آخر اس قربانی کی بھی ایک حد ہے۔ اور دہشت گردی ایک مقامی منظم فوج کے مقابلہ میں' جیسا کہ آپ نے لکھا ہے' کیسے کامیاب ہو گی۔

آپ نے ٹھیک ہی نوٹ لکھا ہے کہ قوت و طاقت کے تصور سے بُعد پیدا ہو گیا ہے۔ بُعد کیا وحشت پیدا ہو گئی ہے۔ ابھی ایک اسلامی جماعت کے نوجوان گروپ نے ملی کونسل بنائی اور قیادت کے خلاء کو پُر کرنے کی کوشش کی اور فنڈ کی وصولی کے لئے خلیج کے دورے کئے اور الجہاد فی الہند کے نعرے لگائے۔ کئی کروڑ روپیہ وصول کر لائے مگر جب مولانا ندوی کو ان کے

© rasailojaraid.
© rasailojaraid.